جلد ۳ | ۲۷ ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۲۷ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۹۶

کشمیر کمیشن نے آئندہ اقدام کے متعلق قطعی فیصلہ کر لیا

آج دونوں حکومتوں کو نئے اقدام سے مطلع کر دیا جائیگا

سرینگر ۲۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ اتحادی قوموں کے ہندوستان و پاکستان کمیشن نے اپنے پورے اجلاس میں اس بات کے متعلق قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ کشمیر کی گتھی کو سلجھانے کے لئے اگلا قدم کیا اٹھانا چاہئے۔ اب کمیشن طریق کار کے بارے میں تفصیلات پر غور کر رہا ہے جس کے متعلق امید ہے کل تک آخری فیصلہ ہو جائے گا۔ اور کل ہی دونوں حکومتوں کو نئے اقدام سے مطلع کر دیا جائے گا۔

اخبار "لنڈن ٹائمز" نے کمیشن پر زور دیا ہے کہ کشمیر کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے متضاد دعووں کی پشت پر جو امور کارفرما ہیں۔ ان کے متعلق تحقیقات کر کے کمیشن اپنی رائے جلد از جلد شائع کرے۔ جب تک اختلافی امور کا صحیح جائزہ نہیں لیا جائے گا مزید کامیابی کی توقع نہیں کی جا سکتی

کراچی ۲۷ اگست۔ آج یہاں سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا خفیہ اجلاس ہوا۔ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے اعزاز میں عراقی ناظم الامور کی دعوت

کراچی ۲۶ اگست۔ کل شام عراقی ناظم الامور السید عبد القادر الگیلانی نے پیلس ہوٹل کراچی میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ اس دعوت میں بہت سے معززین نے شرکت کی۔ ان میں حکومت پاکستان کے وزراء، نائب وزراء، بیرونی ممالک کے سفیر، حکومت پاکستان کے اعلیٰ افسران اور مسلم لیگ کے عہدہ داران شامل تھے۔ (استار)

روزگار کے متعلق مشاورتی کمیٹی

لاہور ۲۶ اگست۔ حکومت پاکستان نے روزگار دلانے کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ یہ کمیٹی مغربی پنجاب کے محکمہ آبادکاری اور ملازمت کے ساتھ ملحق رہے گی۔ یہ مشاورتی کمیٹی حکومت پاکستان کو مستقبل میں مغربی پنجاب میں قائم ہونے والی صنعتوں کے مقام کے متعلق مشورہ دے گی۔ تاکہ صنعتی ترقی کے لئے مزدوروں کی مانگ کو پورا کیا جا سکے۔ اور مزدوروں کی نقل و حرکت پر کنٹرول رکھا جا سکے۔ یہ کمیٹی ان دستکاریوں میں بھی تربیت دینے کی سفارش کرے گی جن میں دستکار لوگوں کی کمی ہے۔ عنقریب اس کمیٹی کا پہلا اجلاس منعقد ہوگا۔ (استار)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۳ اگست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طبیعت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ کہ طبیعت خراب ہے۔ گلے میں بھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ سیدہ ام متین حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تاحال بیمار ہیں۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔ (ایڈیٹر)

نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کیلئے دعا کی درخواست

لاہور ۲۶ اگست۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب دعا بدستور جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت تاحال علیل ہے۔ آپ کی صحت کیلئے بھی دعا جاری رکھی جائے

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر لاہور تشریف لا رہے ہیں

لاہور ۲۶ اگست۔ کوئٹہ سے مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ آپ بذریعہ پاکستان میل اتوار کی شام کو لاہور پہنچ کر بدھ کی صبح کو کراچی واپس تشریف لے جائیں گے۔

پاکستان نیوز ٹرسٹ اگلے مہینے ایسوسی ایٹڈ پریس کی ملکیت سنبھال لے گا

کراچی ۲۶ اگست۔ آج یہاں پاکستان نیوز ٹرسٹ کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں اس معاہدے کی توثیق کی گئی جو ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی ملکیت سنبھالنے کے بارے میں رائٹر سے کیا گیا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے پاکستان نیوز ٹرسٹ اگلے مہینے سے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی ملکیت اپنی تحویل میں لے لیگا۔ اتفاق رائے سے مرزا احمد اصفہانی کو ٹرسٹ کا صدر منتخب کیا گیا۔ آج کے اجلاس میں ڈان، پاکستان ٹائمز، زمیندار، نوائے وقت، ریڈیو پاکستان اور ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے شریک ہوئے۔

برطانیہ اور مشرقی پاکستان کے درمیان تجارت

ڈھاکہ ۲۶ اگست۔ مشرقی پاکستان اور برطانیہ کے درمیان ۴۹-۱۹۴۸ء کے مالی سال کے دوران میں تجارت کے جو اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مشرقی پاکستان نے درآمد کی نسبت ۳ کروڑ ۴۴ لاکھ روپے کی مالیت کا مال زیادہ برآمد کیا۔ کل ۸ کروڑ ۲۸ لاکھ کا مال برآمد کیا گیا۔ برخلاف اس کے ۴ کروڑ ۸ لاکھ کا مال برطانیہ سے مشرقی پاکستان آیا۔ جو اشیاء برآمد کی گئیں ان میں پٹ سن چائے۔ پیرافین کپاس۔ کھالیں اور چمڑا وغیرہ شامل ہیں۔

شمال مغربی چین کے دفاع میں ناکامی کی وجہ؟

ہانگ کانگ ۲۶ اگست۔ شمال مغربی چین میں قوم پرستوں کے دفاع کی ناکامی پر تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر جبکہ دو مسلمان جرنیلوں جنرل ماپنگ کوئی اور ماپو فانگ کو ملک کا بہترین فوجی کمانڈر خیال کیا جاتا ہے یہ دونوں جرنیل کمیونسٹوں کے جانی دشمن ہیں۔

نو بجے سے دستانی بہت ملند ہیں اور وہ لڑنے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ افواہ ہے کہ اس ناکامی کا باعث ان دونوں مسلمان جرنیلوں اور چین کے مغربی منطقے کے قوم پرست کمانڈر جنرل ہوسنگ کے درمیان اختلافات ہیں۔ (استار)

انڈین پارلیمنٹ میں حزب مخالف کی تشکیل

نئی دہلی ۲۶ اگست۔ ہندوستان پارلیمنٹ کے ممبروں نے اپنی آکوپیلی مخالف پارٹی کی شکل میں منظم کر لیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور ماہر اقتصادیات مسٹر کے ٹی شاہ پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے ہیں۔ پارٹی کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب آٹھ اور ممبران اس پارٹی میں شامل ہو جائیں گے۔

مسٹر نور الامین کراچی روانہ ہو گئے

ڈھاکہ ۲۶ اگست مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین آل پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے آج ڈھاکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو گئے۔ یاد رہے مجلس عاملہ کا اجلاس اتوار کے روز ہو رہا ہے۔ مشرقی بنگال کی صوبائی لیگ کے صدر مولانا محمد اکرم اور جنرل سیکرٹری یوسف علی چوہدری بھی اس سلسلے میں کراچی روانہ ہو چکے ہیں۔

صوبہ سرحد کی ریاستوں کے مستقبل کے متعلق ہمدردانہ غور کا مطالبہ

کراچی ۲۶ اگست۔ ایبٹ آباد میں ریاست امب دیر اور چترال کی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی مشترکہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کل پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور ان ریاستوں کی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹریوں کی رپورٹ کے پیش نظر ان ریاستوں کے مستقبل کے متعلق ہمدردانہ غور کریں۔ یہ اطلاع ریاست دیر امب چترال کی مسلم لیگ کے صدر مسٹر شیر محمد خان نے دی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر ہماری ریاستوں کے متعلق فیصلہ کرنے میں دیر کی گئی تو ہم کراچی میں وزیر اعظم پاکستان کے بنگلے کے سامنے بھوک ہڑتال کرینگے۔ مسٹر شیر محمد خان نے بتایا ہے کہ میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ کل پاکستان مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبران سے مشترکہ طور پر اور انفرادی طور پر اپیل کی جائے۔ کہ وہ غریب اور بے کس باشندگان ریاست کی امداد کریں اور عملی طور پر ہمدردی کا اظہار کریں۔ (استار)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دسیعہ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواں سالانہ اجتماع ـــــ اور ـــــ شوریٰ

۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

جیساکہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اخبار الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہے ہمارا سالانہ اجتماع امسال ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں بروز اتوار پیر اور منگل منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقعہ پر چونکہ مختلف مجالس کے منتخب شدہ نمائندے جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک اجلاس خاص منعقد کر کے مجلس کی ترقی سے متعلق مختلف قسم کی تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ یہ تجاویز ایجنڈا کی صورت میں قبل از وقت مجالس کو بھجوائی جاتی ہیں۔ تا نمائندے اس کے متعلق اپنی مجلس کے اراکین سے مشورہ کر کے آئیں اور شوریٰ کا فیصلہ مجلس عالمگیر کا فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔ جو خود خدام کی اپنی رائے کا مترادف ہوتا ہے۔

امسال بھی اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی خادم مجلس کی ترقی۔ اسکے طریق کار اور انتظام میں سہولت اور خوبی پیدا کرنے کے سلسلہ میں کوئی مفید تجویز رکھنا چاہتا ہے تو وہ اس تجویز کو اپنی مجلس کی وساطت سے یکم اکتوبر ۴۹ء تک مرکز میں بھجوا دے یعنی پہلے وہ اپنی تجویز معین الفاظ میں اپنے مقام کی مجلس عاملہ کے سامنے پیش کرے۔ اگر مجلس مقامی اس سے متفق ہو یا اسکی اکثریت اسکے حق میں ہو تو قائد مجلس اس تجویز کو معین الفاظ میں مرکز میں شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے بھیجدے۔ تجویز بھیجتے وقت اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ یہ تجویز مقامی مجلس میں پیش ہوئی ہے یا نہیں اگر کسی مقام پر صرف ایک ہی رکن ہو اور وہ تجویز پیش کرنا چاہے تو وہ براہ راست مرکز میں بھیج سکتا ہے لیکن اسکو یہ امر وضاحت سے لکھنا ہوگا۔ کہ یہاں اور خادم نہیں ہے۔ اسلئے براہ راست بھجوا رہا ہوں۔ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز زیادہ سے زیادہ یکم اکتوبر ۴۹ء تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اسکے بعد آنے والی تجاویز پر غور نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ایجنڈا تیار کر کے مجالس کو کافی عرصہ قبل بھجوانا ضروری ہے۔

شوریٰ سے متعلق ایجنڈا پر مجالس اپنے ہاں غور کریں۔ اور ان کے نمائندے اجلاس شوریٰ میں اپنی مجلس کی اکثریت رائے کے مطابق رائے دیں

جس مجلس کی طرف سے کوئی تجویز ایجنڈے میں شامل ہوگی۔ اس کا نمائندہ ہی اسکو شوریٰ میں پیش کر سکے گا۔

تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ـــــ یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء

(خاکسار محبوب عالم خالد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"چندہ حفاظت مرکز"

قادیان کی حفاظت کے سلسلہ میں مالی امداد کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہ ہوگا۔ ہمارے تین سو تیرہ آدمیوں کے لگ بھگ آدمی وہاں درویشوں کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان سے اکثر ایسے ہیں کہ ان کی آمد کا کوئی ذریعہ ہی نہیں اور سلسلہ ہی ان کی مالی امداد کرتا ہے ایسے احباب کے بیوی بچے پاکستان میں ہیں اور ان کے اخراجات کی ذمہ داری بھی سلسلہ پر ہے۔

چندہ حفاظت مرکز جس کو وقف آمد یا وقف جائداد کا چندہ بھی کہا جاتا ہے۔ آج سے دو سال قبل ہر احمدی کی طرف سے مطابق شرح موعودہ ادا ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اب تک تمام وعدے کا نصف ہی داخل خزانہ صدر انجمن ہوا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ قادیان خدا تعالے کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اس کی حفاظت کی غرض سے جو شخص اپنی زندگی پیش کر دے گا اسے اللہ تعالے ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ اس کی ہزاروں ہزار فضلوں اور رحمتوں کا وارث ہوگا۔ لیکن وہ شخص جس نے وعدہ کیا کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد یا کل جائداد کا ایک فی صدی (دونوں سے جو زیادہ ہو) حفاظت قادیان کی غرض سے دے دونگا۔ لیکن نہیں دیتا۔ مقررہ وقت گذر رہے ہوئے بھی دو سال سے اوپر ہو گئے۔ وہ نہ صرف یہ کہ وعدہ کر کے اسے پورا نہ کرنے کی وجہ اللہ تعالے کی ناراضگی کو بڑھا رہے ہیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ عملاً قادیان کی محبت ان کے دلوں میں نہیں رہی تو نامناسب نہ ہوگا اور اس وجہ سے وہ اللہ تعالے کے قرب اور اس کی محبت سے بھی دوری حاصل کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء ایسے احباب پر ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا۔ جنہوں نے اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہیں کی۔ یہ خطبہ الفضل میں ماہ اپریل ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا۔ اور اس کے بعد علیحدہ طور پر بھی شائع کر کے کم از کم تین بار ہر جماعت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ ایک کاپی حال ہی میں بھجوائی گئی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے سیکرٹری مال سے یہ کاپی لے کر اسے بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ اس چندہ کی طرف آپ کی عدم توجہگی (جس نے اب تک اس کی پوری ادائیگی نہیں کی) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کو کس قدر شاق گذر رہی ہے۔ اس لئے آپ اس چندہ کی ادائیگی کا فوری انتظام فرمائیں۔

نیز یہ بہت ہی بہتر ہوگا اگر آپ آج ہی بذریعہ خط۔ نظارت بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اپنا مکمل پتہ بغرض خط و کتابت بھیج کر دریافت فرما لیں کہ آپ کے ذمہ اس چندہ کا بقایا کس قدر ہے اس چٹھی میں یہ بھی تحریر فرما دیں کہ آپ نے اس قدر وعدہ کیا تھا اس وقت آپ نے اپنا وعدہ فلاں جماعت میں لکھایا تھا اور اس وقت سے اب تک اس قدر رقم فلاں فلاں جماعت کے ذریعہ یا براہ راست داخل خزانہ صدر انجمن کرا دی تھی۔ اگر مورد کوپن نمبر و تاریخ۔ صدر انجمن احمدیہ بھی تحریر فرما دیں تو زیادہ بہتر ہوگا آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ ربوہ میں جہاں ہمارا نیا مرکز بنایا گیا ہے۔ ڈاکخانہ کھل گیا ہے۔ اب آپ تمام رقوم براہ راست ربوہ کے پتہ پر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ تحصیل چنیوٹ بھجوا دیا کریں۔ (نظارت بیت المال)

نوٹ:۔ ربوہ میں ڈاکخانہ ابھی نہیں کھلا۔ جلد کھلنے کی امید ہے۔ (ادارہ) ۲۶/۸/۴۹

"احمدیت" کا تعلیمی چارٹ شائع ہوگیا ہے

احباب یہ سنکر خوش ہوں گے کہ "احمدیت" کا چارٹ جو پہلے جماعتوں کو بھیجا گیا تھا اور جس میں احمدیت کے مخصوص مسائل کا ذکر اور اسکے حوالہ جات موجود تھے۔ اب پھر طبع کروا کر تیار کر لیا گیا ہے اس "چارٹ" میں نبوت۔ خلافت اور ہجرت کے مخصوص واقعات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی روشنی میں درج کئے گئے ہیں۔ اور ان کے علاوہ نماز باترجمہ اور ادعیہ مسنونہ بھی درج ہیں احباب ۸ آنے فی چارٹ کے حساب سے دفتر تعلیم و تربیت، صدر انجمن احمدیہ پاکستان سے یہ چارٹ طلب فرما سکتے ہیں۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

تصحیح:۔ الفضل ۲۵ اگست ۱۹۴۹ء صہ۵ میں جو مضمون "توہین مسیح اور غیر احمدی علماء" چھپا ہے۔ اسمیں مولوی احمد دین صاحب کی کتاب کا نام بجائے "تقدیس سید الابرار" کے "تقدیس لبید الابرار" شائع ہوگیا ہے جو غلط ہے۔

تربیت و اصلاح:۔ "خدا تعالیٰ نے ہی یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنا جلوہ فرض نمازوں میں مسجد میں ظاہر کرتا ہے" (حضرت امیر المومنین) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

۲۷ اگست ۱۹۴۹ء

حکومت اور پارٹی

وزیراعظم پاکستان نے کل یونیورسٹی گراؤنڈ میں تقریر کرتے ہوئے ایک نہایت اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں ایک تو یہ ہے کہ حکومت کے کارکنوں کو پارٹی پالیٹکس میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئیے اور دوسرا یہ کہ کسی عوامی جماعت کو حکومت کے کاروبار میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئیے حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ اصول کسی ملک میں انصاف کی روح اور توازن عمل رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ایک جمہوری ملک میں ہمیشہ اس پارٹی کی حکومت ہوتی ہے۔ جو اکثریت رکھتی ہو اس لئے حکومت کے کلیدی عہدے بھی اسی پارٹی کے حصہ میں آتے ہیں۔ لیکن جب کوئی پارٹی کا لیڈر کسی عہدے پر تعینات ہو جاتا ہے تو اس لحاظ سے وہ صرف اپنی پارٹی کا نمائندہ نہیں رہتا۔ بلکہ تمام ملک کا غیر جانب دار نمائندہ بن جاتا ہے۔ بے شک اپنی پارٹی کے سیاسی پروگرام کا پابند ہے۔ لیکن حکومت کے عام کاروبار میں وہ اپنی پارٹی کے کسی فرد کو خواہ کوئی اس کا عزیز ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کر کے ناجائز فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ سیاست الگ چیز ہے اور اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی الگ چیز ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں ابھی تک ذہنیت اس بلندی پر نہیں پہونچی۔ کہ ہم مندرجہ بالا دونوں باتوں میں امتیاز قائم رکھ سکیں۔ مغربی پاکستان میں جو موجودہ سیاسی تعطل رونما ہوا ہے۔ وہ زیادہ تر یہی امتیاز قائم نہ رکھنے کا نتیجہ ہے۔ تقسیم کے بعد جو سربرآوردہ لیڈر برسراقتدار آئے۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ حکومت گویا ہمارا فطری حق ہے۔ اور یہ اپنا خزانہ ہم کو ملا ہے۔ یہ ہماری اپنی ملکیت ہے ہم اسکو جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ خیال ضمیر ان کی گمراہی کا باعث بن گیا۔ اور اور انہوں نے اپنے اختیارات کا استعمال جو در اصل تمام قوم کی امانت تھی خیانتاً نہایت بری طرح کیا۔ یہاں تک کہ مرکز کو دخل اندازی کرنا پڑی۔ اور اس نے یہاں دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ کر دیا۔

مرکز کا یہ اقدام درست تھا یا نادرست یہ الگ بات ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مغربی پنجاب میں ایسے حالات موجود تھے کہ مرکز کو یہ تلخ قدم اٹھانے کے لئے وجوہات کے لئے زیادہ تلاش کی ضرورت نہ پڑی۔ اس نے صاف اور سیدھے الفاظ میں ان وجوہات کا ذکر کر دیا۔ جن کے لئے اس کو یہ اقدام لینا پڑا۔ اور عوام نے نہایت اطمینان کی سانس لے کر اس کا خیر مقدم کیا۔ یہ در اصل ہمارے ارباب حل وعقد کے اطوار پر ایک نہایت بدنما دھبہ تھا۔ جس کے منظر عام پر آجانے نے کسی کو بھی متعجب نہ کیا۔ بلکہ سب نے اسکو متوقع نتیجہ مان لیا۔

اس وقت مغربی پنجاب میں جو سیاسی بحران موجود ہے۔ وہ نہایت ہی تشویشناک ہے۔ اور اس کا تلخ ترین پہلو یہ ہے کہ ملک کی سب سے باوقار اور سب سے زیادہ اکثریت والی جماعت مسلم لیگ کا وقار معرض امتحان میں پڑ گیا ہے۔ اور دوست اور دشمن اس کی زندگی کے متعلق مشتبہ رائے کا اظہار کر رہے ہیں یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جس کو یونہی نظرانداز کر دیا جائے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر یہاں مسلم لیگ کا شیرازہ جو خدانہ کرے منتشر ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ مغربی پاکستان جو پاکستان کا بازو ہے قوی ترین سے کمزور ترین ہو جائے گا۔ اور اس کا اثر تمام ملک پر نہایت خطرناک ہوگا۔

یہ حالت کیوں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ دراصل وہی بے اصولی ہے جس کا ذکر شروع میں کیا گیا ہے۔ یعنی مقتدر لیڈروں نے برسر اقتدار آ کر اس اصول پر عمل نہیں کیا۔ کہ عہدے حاصل کر کے وہ حکومتی کاروبار کے لحاظ سے جہاں تک انصاف وعدل کا تعلق ہے صرف اپنے دوستوں پارٹی کے ساتھیوں اور مددگاروں کے سامنے ذمہ دار نہیں۔ بلکہ قوم کے ہر فرد کے سامنے یکساں طور پر ذمہ دار ہیں۔ جہاں تک حکومت کے کاروبار کا تعلق ہے۔ بے شک وہ اپنی پارٹی کی سیاسی پالیسی کی پابندی کریں۔ لیکن جہاں تک حکومتی اختیارات کا تعلق ہے ان کو دوست اور دشمن کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہیئے۔ بے شک ایک پارٹی جو برسراقتدار آتی ہے۔ اس کا حق ہے کہ تمام کلیدی عہدوں پر ایسے لوگوں کو تعینات کرے۔ جن پر اسے بھروسہ ہو۔ اور جن کو وہ اپنی سیاسی پالیسی چلانے کے لئے موزوں سمجھتی ہے لیکن

حکومت کا یہ حق نہیں ہے۔ کہ ملک کے تمام ملکی خزانوں کو صرف اپنی اور اپنے خوشامدیوں کی جائداد سمجھ لے۔ ایک فرد جو برسراقتدار پارٹی سے گو کتنا ہی سیاسی اختلاف رکھتا ہو۔ ملکی خزانوں کا اسی طرح مالک ہے جس طرح برسراقتدار پارٹی کا کوئی فرد۔

یہ فرق اتنا نازک نہیں ہے۔ جس کو کوئی معمولی سمجھ کا انسان نہ سمجھ سکے۔ اس فرق کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ برسراقتدار پارٹی کے وہ افراد جو کلیدی اسامیوں پر لگائے جائیں حکومتی کاروبار میں اپنے پارٹی کے افراد کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں حائل نہ ہونے دیں اور اپنی پارٹی کی سیاسی پالیسی کی پابندی کرتے ہوئے اپنے اختیارات کو تمام ملک وقوم کے مفاد کے نقطہ نظر سے استعمال کریں۔ دوسری طرف لازمی ہے کہ پارٹی کے افراد بھی حکومتی اختیارات کے استعمال میں اپنے اثر ورسوخ کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ کسی پارٹی کی سیاسی پالیسی تمام ملک وقوم کے مفاد کے لئے ہوتی ہے۔

ہم یہاں مغربی پنجاب کے سیاسی بحران کے مسئلہ کا کوئی حل نہیں پیش کر رہے۔ یہ گتھی کچھ اسطرح الجھ گئی ہے۔ کہ جب تک اللہ تعالےٰ ہی کوئی صورت نہ نکالے بظاہر تو حالات مخدوش نظر آتے ہیں۔ لیکن ہم اتنا ضرور عرض کریں گے۔ کہ اس وقت ملک میں سوائے مسلم لیگ کے خواہ اس وقت اسکی حالت کتنی بھی پریشان ہو۔ کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو آگے آسکے۔ اچھی یا بری اس وقت آجا کے صرف مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس میں پھر عوامی جماعت بننے کی صلاحیت موجود ہے۔

یہ ایک ایسا ملک ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس لئے جو بھی جماعت یہاں برسراقتدار آئیگی وہ وہی ہوگی جس کے اصول مسلم لیگ کے اصولوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔ جہاں تک بنیادی اصولوں کا تعلق ہے۔ اس ملک کے لئے مسلم لیگ کے بنیادی اصول ہی بہترین اصول ہیں۔ بے شک یہاں مسلمان آباد ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے بھی بہت سے مذہبی فرقے ہیں۔ جو جماعت ان تمام فرقوں کو ایک محاذ پر قائم رکھ سکتی ہو۔ جو ان کو ایک سیاسی سٹیج پر جمع کر سکتی ہو۔ وہی جماعت برسراقتدار آسکتی ہے۔ اور وہی جماعت۔ ملک وقوم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بھی ہو سکتی ہے۔ مسلم لیگ کے جو بنیادی اصول ہیں وہ بہت سوچ بچار کا نتیجہ ہیں۔ اور ہر بات کو مدنظر رکھ کر بنائے گئے ہیں۔ اس لئے جہاں تک بنیادی اصولوں کا تعلق ہے مسلم لیگ کے مقابلہ میں کوئی جماعت

نہیں ہو سکتی

اس لئے اس وقت سوال یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ مسلم لیگ کی بجائے کونسی جماعت آگے آسکتی ہے۔ موجودہ حالات میں یہ سوال ہے ہی خارج از بحث۔ اس وقت جو سوال حل طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسلم لیگ بیمار ہے اس کو تندرست کسطرح کیا جائے۔ جہاں تک ہم نے حالات کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمیں سمجھدار اور ملک کے بہی خواہوں کی رائے یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس وقت پانی کا ایک ہی ذخیرہ ہے۔ جس سے ضروریات زندگی پوری کی جا سکتی ہیں۔ مگر سوئے اتفاق سے وہ گندلا ہو گیا ہے۔ اسی کو صاف کر کے قابل استعمال بنانا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چشمہ ہمیشہ گندلا نہیں رہا۔

مسلم لیگ کے پیچھے شاندار تاریخ ہے۔ اس عمارت کو بڑے بڑے کاریگر معماروں نے اٹھایا ہے۔ اس کی بنیادیں نہایت محکم ہیں۔ اگر آج اس کی دیواروں میں کسی قدر شکست وریخت نظر آتی ہے تو یہ دانائی نہیں ہے۔ کہ ساری عمارت کو بنیاد سے ہی گرا دیا جائے۔ بلکہ دانشمندانہ مرمت سے شکست وریخت درست ہو سکتی ہے۔ یہ وقت نہیں ہے۔ کہ ساری عمارت کو ادھیڑ کر رکھ دیا جائے۔ اور از سر نو اس کی تعمیر کی جائے۔ اس وقت ملک کو اتفاق واتحاد کی ضرورت ہے اور ایسی تمام باتوں سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ جن سے کسی پہلو سے ملک کے غیر محفوظ ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

انتقاد

تعلیم خاتون: اس میں مستورات کے لئے احمدیت کی روشنی میں چالیس عنوان کے ماتحت بیشمار دینی اسلام سے واقفیت کرائی گئی ہے اور لکھائی چھپائی نہایت واضح خوشخط عمدہ کاغذ۔ ۶۶ صفحات۔ قیمت صرف ۶

اخلاق خاتون: اس میں بھی احمدی وغیر احمدی مستورات کے لئے اسلام اور احمدیت کی روشنی میں پچاس عنوان کے ماتحت بے شمار مسائل دینی درج کئے گئے ہیں۔ اس کی لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ عمدہ۔ ۷۲ صفحات قیمت صرف ۶

دینیات کا پہلا رسالہ: حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی حافظ صاحب نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تصنیف کردہ رسالہ ہے۔ اس میں نماز کے متعلق جملہ ارکان درج ہیں۔ یہ اب آٹھویں بار چھپوایا ہے۔ قیمت صرف ۳

تمام کتب مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں:۔

محمد یامین تاجر کتب قادیان

رتن باغ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اغوا اور زنا بالجبر کے نتیجہ میں حاملہ ہونے والی عورتیں

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

شائد ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھ سے ایک ڈاکٹر نے خط کے ذریعہ یہ پوچھا تھا۔ کہ جو اغوا شدہ عورتیں بحال ہو کر مشرقی پنجاب سے آرہی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بدقسمت عورت حاملہ پائی جائے۔ تو اس کا کیا علاج ہے۔ اور اسلامی شریعت اس کے متعلق کیا کہتی ہے؟ میں نے اس وقت اس سوال کا مختصر سا جواب الفضل میں شائع کرا دیا تھا۔ لیکن اب اسی قسم کا سوال مجھے ایک اور صاحب کی طرف سے بھی پہونچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک غریب اور مظلوم عورت ابھی ابھی مشرقی پنجاب کے سکھوں سے چھٹکارا پا کر پاکستان میں پہونچی ہے۔ اور وہ حاملہ ہے۔ اس کے متعلق کیا ہونا چاہئیے؟ ان صاحب نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ یہ مظلوم عورت جو سکھ درندوں کی وحشیانہ بربریت کا شکار ہوئی ہے۔ اس بات پر بڑی سختی کے ساتھ مصر ہے۔ کہ اس کا حمل ضائع کرا دیا جائے۔ کیونکہ وہ اس بات کو برداشت نہیں کرتی۔ کہ اس کی مظلومیت کی یہ ناپاک یاد باقی ہے۔ چونکہ گزشتہ قیامت خیز طوفان میں اس قسم کے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ اور اب تک بھی بعض مسلمان عورتیں اپنے قید کرنے والے سکھوں سے نجات پا کر پاکستان پہونچ رہی ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے متعلق ایک مختصر مگر جامع نوٹ اخبار میں شائع کرا کے ایسی عورتوں کے متعلقین کو آگاہ اور ہوشیار کر دیا جائے۔ تاکہ وہ غلط رستہ پر قدم زن ہونے سے بچ جائیں۔

جہاں تک ذاتی غیرت کا تعلق ہے۔ اس میں کلام نہیں کہ جب کوئی مظلوم اور بے بس عورت کسی ظالم مرد کی بربریت کا شکار رہتی ہے۔ تو عام حالات میں اس کی غیرت کا یہی تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی مظلومیت کی اس ناپاک یاد کو مٹا دے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس داغ سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ میں اس غیرت کے جذبہ کو اصولاً ہرگز برا نہیں کہتا۔ یقیناً جہاں تک انفرادی یا خاندانی احساسات کا سوال ہے۔ یہ ایک حد تک طبعی جذبہ ہے۔ بلکہ اگر عام حالات میں کسی عورت کے دل میں یہ غیرت اور اپنی مظلومیت کی تلخ یاد کے خلاف یہ بغاوت پیدا نہیں ہوتی۔ تو میرے لئے حیرت کا مقام ہوگا۔ کہ وہ ایک ایسے داغ کو جسے کم از کم ایک حد تک اسے مٹانے کی طاقت حاصل ہے کیوں مٹانے کی کوشش نہیں کرتی؟ بلکہ میں سنتا ہوں کہ موجودہ غیر معمولی حالات میں حکومت کے بعض افسر بھی قولاً اور قانوناً تو نہیں مگر عملاً اس قسم کے حالات میں عورت کے متعلق چشم پوشی بلکہ اعانت کا طریقہ اختیار کرتے رہے ہیں۔ یعنی گو عام حالات میں حمل ضائع کرنے یا کرانے والی عورت مجرم سمجھی جاتی ہے۔ لیکن گزشتہ غیر معمولی حالات کے نتیجہ میں حکومت کے بعض افسروں کے متعلق (جن کا نام مجھے معلوم نہیں) سنا جاتا ہے کہ وہ عورتوں کی مجبوری کو دیکھ عملاً تسامح اور ہمدردی کا طریق اختیار کرتے رہے ہیں۔ اور اگر یہ خبر درست ہے۔ تو میں موجودہ حالات میں اس رویہ کو بھی چنداں زیر الزام نہیں لاسکتا۔ کیونکہ بہر حال انسانی غیرت اور پھر قومی غیرت کے جذبہ کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن بعض باتیں انفرادی اور خاندانی اور قومی غیرت اور مصالح سے بھی وسیع تر ہوتی ہیں۔ اور انسانیت کے لامحدود نظریہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ اور بعض باتوں میں اسلام نے بھی اسی وسیع نظریہ کو اختیار کیا ہے۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک عورت وقتی جذبات کے جوش میں خود اپنی رضامندی کے ساتھ کسی مرد کے ساتھ زنا کی مرتکب ہوئی۔ لیکن چونکہ اس عورت کی دل کی گہرائیوں میں نیکی اور پاکبازی کا جذبہ موجود تھا۔ اس لئے جب یہ حیوانی جوش کا وقت گزر گیا۔ تو یہ عورت نادم ہو کر اور گویا اپنی عزت نفس کو مٹی میں ملا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور آپ سے روتے ہوئے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ میں ناپاک ہو گئی ہوں مجھے پاک کیجئے"۔ آپ نے حیران ہو کر پوچھا کہ "کیا کہتی ہو؟" اس نے پھر یہی الفاظ دہرائے کہ "میرے آقا میں غفلت کی حالت میں ناپاک ہو گئی مجھے خدائی قانون کے ماتحت سزا دے کر پاک کیجئے" آپ نے بڑے استعجاب کے ساتھ چار دفعہ اپنے اس سوال کو دہرایا۔ مگر ہر دفعہ یہ بدقسمت گو انجام کے لحاظ سے نیک قسمت عورت یہی کہتی چلی گئی۔ کہ "یا رسول اللہ میں ناپاک ہو گئی۔ مجھے دوزخ کی آگ سے بچائیے"۔ آپ نے ادھر ادھر نظر اٹھا کر دیکھا اور صحابہ سے پوچھا کہ "کیا یہ عورت مجنون تو نہیں ہے؟" صحابہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ یہ مجنون نہیں ہے"۔ پھر آپؐ نے اس عورت سے پوچھا "کیا تجھے حمل تو نہیں"؟ اس نے کہا "یا رسول اللہ مجھے حمل بھی ہے"۔ آپؐ نے فرمایا "تو پھر واپس جاؤ اور وضع حمل کے بعد آنا" چنانچہ وہ گئی اور حمل کے دن پورے کر کے بچہ جنا۔ اور پھر اس بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ اب میں حمل سے فارغ ہو چکی اور یہ میرا بچہ ہے اب تو مجھے پاک کیجئے"۔ آپ نے فرمایا "جاؤ اور اس بچہ کو دودھ پلانے کی مدت پوری کرو۔ اور اس کے بعد میرے پاس آنا" چنانچہ وہ گئی اور رضاعت کا زمانہ پورا کر کے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہا "یا رسول اللہ اب تو رضاعت کی مدت بھی پوری ہو چکی۔ اب خدا کے لئے مجھے پاک کیجئے"۔ آپ نے اسے اس فیصلہ کے مطابق جو اس وقت تک اسلام میں رائج تھا۔ اور ابھی سورۂ نور والی آیتیں نہیں اتری تھیں رجم کئے جانے کا حکم دیا۔ اور بچہ اس عورت کے بعض عزیزوں کے سپرد کر دیا گیا۔ جب اس کے رجم کئے جانے کے بعد کسی خشک ایمان مسلمان نے اس عورت کے متعلق کچھ نازیبا الفاظ کہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس مسلمان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "دیکھو دیکھو ایسا مت کہو اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے۔ کہ اگر وہ سینکڑوں گنہگاروں پر بھی تقسیم کر دی جائے۔ تو ان کی مغفرت کے لئے کافی ہوگی۔"

یہ وہ واقعہ ہے جو صحیح ترین حدیثوں میں اسی طرح بیان ہوا ہے۔ جس طرح کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ بے شک میں مانتا ہوں اور شریعت اسلامی مجھ سے یہی بات منواتی ہے۔ کہ اس عورت کی یہ غلطی تھی۔ کہ اس نے خدائی ستاری کے پردے کو پھاڑ کر اپنی اس قسم کی مخفی لغزش کا برملا اظہار کیا۔ اور حدیثوں سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی منشا تھا۔ کہ وہ دل میں خدا سے مغفرت طلب کرکے اپنے نیک اعمال سے اپنے گناہوں کا کفارہ پیش کرے۔ مگر خدائی اس چادر کو چاک نہ کرے۔ جس نے اسے اپنی ستاری کے دامن میں چھپایا ہوا تھا۔ اور صحابہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ کوشش تھی۔ کہ وہ اپنے اس گناہ کے برملا اظہار سے رک جائے۔ مگر اس عورت نے اس اشارے کو نہ سمجھا۔ اور اپنے خیال کے مطابق اصرار کرتی چلی گئی۔ کہ مجھ سے یہ گناہ ہوا ہے۔ مجھے خدا کی مقرر کردہ سزا دے کر دنیا میں جو کچھ کرنا ہے کر لیجئے۔ لیکن آخرت کے عذاب سے بچائیے۔ وہ اس نکتہ کو نہیں سمجھتی تھی۔ کہ خدائی ستاری بھی ایک بڑی رحمت اور بڑی نعمت ہے۔ اور خدا کا یہ ایک ازلی قانون ہے۔ کہ اگر کسی وقتی غفلت کے بعد اس کا کوئی بندہ نادم ہو کر اسکے آستانہ پر سچی توبہ کے ساتھ گرتا ہے۔ تو وہ رحیم و کریم آقا اسے بخش دیتا ہے۔ اور پھر ایسا بندہ گویا دہرے انعام کا وارث ہو جاتا ہے۔ ایک تو خدائی ستاری کا انعام اور دوسرے اس کی بخشش اور معافی کا انعام۔ مگر عورت بہت سادہ مزاج تھی۔ وہ روحانیت کے اس باریک نکتہ کو نہ سمجھی کہ خدائی ایک سہل نعمت سے بھاگ کر سخت نعمت کی پناہ ڈھونڈنا دانائی کا رستہ نہیں۔ اور بار بار اپنے گناہ کا اعتراف کر کے سزا کی طالب ہوئی۔

خیر یہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ کا ایک واقعہ تھا۔ جو جس صورت میں کہ مقدر تھا وقوع پذیر ہوا۔ لیکن اس واقعہ سے ایک یہ بھاری سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ ایک پیدا شدہ جان کو حتی الوسع تباہ ہونے سے بچانا چاہئیے۔ کیونکہ ایک تو گنہگار ماں ہوتی ہے نہ کہ بچہ۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ماں کے گناہ کی وجہ سے بے گناہ بچہ کو ہلاک کیا جائے۔ اور دوسرے حمل گرانے کی کوشش میں خود ماں کی جان کا بھاری خطرہ ہوتا ہے۔ اور تیسرے ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو بچہ پیدا ہو وہ شائد اپنے قلبی اور دماغی قویٰ کے لحاظ سے دینی یا دنیوی رنگ میں کوئی اچھا اور مفید وجود بن جائے۔ کیونکہ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ بہر حال ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل کہ آپ نے حمل کے ایام میں عورت کو سزا نہیں دی۔ تاکہ کہیں ماں کے ساتھ بچہ بھی ضائع نہ ہو جائے۔ اور پھر بچہ کے پیدا ہونے کے فوراً بعد بھی ماں کو سزا نہیں دی۔ تا ایسا نہ ہو کہ اس طرح بھی نوزائیدہ بچہ اپنی طبعی خوراک سے محروم ہو کر ضائع ہو جائے صاف ظاہر کرتا ہے کہ عام حالات میں حمل کا گرانا اور پیدا شدہ جان کا تلف کرنا کسی طرح پسندیدہ چیز نہیں (باقی صفحہ ...)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد
تعلیم الاسلام کالج کے متعلق

"احباب کو چاہئیے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں جزاھم اللہ خیرا (الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

نوٹ:۔ داخلہ ۹ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

تربیت و اصلاح "آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے اور یہ سب بیماریوں کی جڑ ہوتی ہے۔ اسکی بڑی ذمہ واری والدین اور استادوں پر ہوتی ہے" (حضرت امیر المومنین)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر جو عورت آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی۔ اس کے لئے بھی تو یہ بچہ ایک ناجائز بچہ ہی تھا۔ اور پھر اس کے لئے بھی اس بچہ کی پیدائش کی صورت میں گناہ کی تلخ اور سیاہ یاد باقی رہتی تھی۔ مگر پھر بھی آنحضرت صلعم نے انسانیت کے وسیع مفاد کے ماتحت بچہ کی جان کو بچایا۔ اور اسے تلف ہونے نہیں دیا۔ تو جب ایک اپنی مرضی سے زنا کی مرتکب ہونے والی عورت کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا۔ تو پھر اس بیچاری عورت کا کیا قصور ہے جو اپنی مرضی سے نہیں بلکہ ظالم درندوں کی بربریت کا شکار ہو کر مجبوراً حاملہ ہوتی ہے۔ اگر آنحضرت صلعم کے زمانہ کی اس ٹھوکر کھانے والی عورت کے بچہ کا حق تھا۔ کہ اسے بچایا جائے۔ تو گذشتہ فسادات کی مظلوم اور مجبور اور مقہور عورتوں کے بچوں کو کیوں نہ بچایا جائے؟ یقیناً ایسی عورتیں خدا کی نظر میں معصوم ہیں۔ اور ہر شریف انسان کا فرض ہے کہ انہیں معصوم سمجھے۔

بیشک یہ درست ہے۔ اور میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ہماری سوسائٹی کا ایک حصہ باوجود ایسی عورتوں کی مجبوری کے انہیں قابل اعتراض اور قابل طعن خیال کرتا ہے۔ اور ایسی عورتوں کو دوبارہ اپنے خاندانی سرکل میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ لیکن اسلام تو الگ رہا دنیا کے کسی معروف قانون کے ماتحت بھی ایسے لوگوں کا یہ رویہ قابل تعریف نہیں سمجھا جا سکتا۔ مرد بیسیوں جگہ منہ کالا کر کے اور اپنی مرضی سے ادھر ادھر جھک مار کر پھر بھی اپنے آپ کو سوسائٹی میں سر اونچا کرنے کے قابل سمجھتا ہے۔ لیکن مظلوم اور مقہور عورت جو انتہائی بے بسی کی حالت میں ظالم درندوں کے ہاتھ میں پڑ کر بربریت کا شکار ہوتی ہے۔ اور پہلا موقع ملنے پر ظالموں کی قید سے بھاگ آتی ہے۔ وہ بدمعاش اور ذلیل اور سوسائٹی میں منہ دکھانے کے قابل نہ سمجھی جائے۔ مردوں کے لئے یہ امتیاز قابل شرم ہے۔ اور نہایت درجہ قابل شرم!!!

لیکن جب تک ہم مردوں کے خیالات میں اصلاح پیدا نہیں کر سکتے۔ اس وقت تک ہم مجبور ہیں۔ کہ اس قسم کی مظلوم عورتوں کی امداد کا کچھ نہ کچھ انتظام سوچیں۔ اور میرے خیال میں علاوہ اس استثنائی انتظام کے جو سنا جاتا ہے۔ کہ حکومت کے بعض افسروں نے قولاً اور قانوناً تو نہیں مگر عملاً اختیار کیا تھا۔ اور جسے موجودہ حالات میں چنداں ناواجب نہیں سمجھا جا سکتا۔ میرے خیال میں ذیل کی احتیاطیں اختیار کرنے سے بھی کسی حد تک اصلاح کی امید ہو سکتی ہے۔

(۱) یہ کہ سوسائٹی کا سمجھدار طبقہ اعتراض کرنے والے لوگوں کو سمجھائے۔ اور آنحضرت صلعم کی سنت بتا کر اس بات کی نصیحت کرے کہ ایسی مجبور و مقہور عورت رحم اور دلداری کی مستحق ہے نہ کہ طعن اور اعتراض کی۔

(۲) یہ کہ ایسی عورت کے متعلق اگر ممکن ہو تو اس کا نام وغیرہ مناسب صورت میں بدل دیا جائے۔ تاکہ سابقہ نام کے معروف ہونے کی وجہ سے بدنامی کا امکان کم ہو جائے۔

(۳) یہ کہ جہاں تک ممکن ہو ایسی عورت کو کم از کم ایک عرصہ کے لئے ان لوگوں سے دور رکھا جائے۔ جو اس کے گذشتہ وطن اور اس کے اغواء وغیرہ کے حالات سے واقف ہیں۔

(۴) یہ کہ اگر ممکن ہو۔ اور عورت کو اس پر اصرار ہو۔ تو ایسی عورت سے اس کے بچہ کو لیکر کسی قومی یا ملکی ادارے کے سپرد کر دیا جائے۔ جہاں بچہ کی والدہ کا نام اور اس کے وطن کا پتہ درج نہ کیا جائے۔ بلکہ کوئی نیا نام رکھ کر اس کی طرف منسوب کر دیا جائے۔ اور یہ نوٹ کر دیا جائے کہ یہ بچہ لاوارث حالت میں پہنچا ہے۔

(۵) یہ کہ اگر اس عورت کا خاوند مر چکا ہو یا اسے رکھنے کے لئے تیار نہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو کسی شریف آدمی کو آمادہ کر کے اس کے ساتھ ایسی عورت کا نکاح کرا دیا جائے۔

اوپر کی باتیں میں نے صرف موجودہ سوسائٹی کے خیالات ... اور سماجی مجبوری کے ماتحت لکھی ہیں۔ ورنہ حق وہی ہے۔ جو ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور جسے یورپ امریکہ کی بعض عیسائی اقوام تو عملاً اختیار کر چکی ہیں مگر افسوس ہے۔ کہ ابھی تک اس کے لئے مسلمانوں کا ایک حصہ تیار نہیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۵/۸/۴۹)

مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز

رائے دہندگان کی فہرستیں

حکومت کی طرف سے تمام اخبارات میں یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کی مجلس قانون ساز کے ہونے والے انتخابات کے لئے فہرستہائے رائے دہندگان کی تیاری شروع ہو چکی ہے۔ ہر بالغ مرد و عورت جس کی عمر اکیس سال سے کم نہ ہو ووٹر بننے کا حق رکھتا ہے اور اس کے علاوہ ووٹر بننے کے لئے مزید کوئی شرط نہیں۔ حکومت نے اس بات کی بھی ہدائیت دے رکھی ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس وقت وقتی طور پر پہاڑی مقامات پر مقیم ہیں۔ ان کے نام ان مقامات کی فہرستوں میں درج کئے جائیں جہاں وہ مستقل رہائش رکھتے ہوں۔ فہرستوں کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اہتمام کیا جائے کہ سرکاری ملازمین کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے رائے دہندگی کے قابل تمام مرد و زن کے ناموں کا صحیح اندراج فہرستوں میں کروا دیا جائے۔ اور اس معاملہ میں سہل انگاری اور غفلت سے ہرگز کام نہ لیا جائے۔ میں جماعتہائے احمدیہ کے تمام امراء۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان امور عامہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں پوری مستعدی سے کام کریں۔ تاکہ کسی ایسے فرد کا نام فہرست میں درج ہونے سے رہ نہ جائے جو قواعد کے مطابق ووٹر بن سکتا ہے عہدیداران کو اپنی مساعی سے مرکز کو بھی اطلاع دیتے رہنا چاہیئے۔ اور اپنے ہاں کے تمام احمدی ووٹروں کا مکمل ریکارڈ اپنے پاس محفوظ رکھنا چاہیئے۔ نام اور ولدیت اور سکونت کی صحت کا خاص خیال رکھیں:۔ (ناظر امور عامہ)

خصائص اسلام

۱۔ خدا تعالیٰ کی حقیقی توحید اور اس کی صفات کی بالتفصیل دلائل کے ساتھ تشریح صرف اسلام نے کی ہے۔ اور اسلام نے ہی رب العالمین کا پہلی مرتبہ تصور پیش کیا ہے ورنہ خدا تعالیٰ کو کہیں ہندوستان کے لئے محدود کیا جا رہا تھا۔ کہیں بنی اسرائیل کا طرفدار کہا جاتا تھا۔

۲۔ اسلام نے مذہبی طور پر ان من قریۃ الا خلا فیھا نذیر کہہ کر ایک مستقل رابطہ باہمی پیدا کر دیا ہے۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ کہہ کر تمام ذات پات کے مسائل کو کاٹ کر برادری اور اخوت کے ایک اسٹیج پر کھڑا کر دیا ہے۔

(۳) اسلام وہ پہلا مذہب ہے۔ کہ جس نے دولت و ثروت اور حکومت کو اللہ تعالیٰ کی امانت قرار دے کر بتایا ہے۔ کہ یہ سب چیزیں خدا کی طرف سے بطور امانت خدا کے رستے میں خرچ کرنے اور بنی نوع انسان کی بہبودی اور فلاح میں لگا دینے کے لئے دی گئی ہیں۔ اور قیامت کے دن اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

(۴) اسلام سے پہلے غرباء اور مساکین کا خیال رکھنے کا حکم تو دیا گیا۔ مگر اس کے لئے کوئی معین نظام تجویز نہیں کیا گیا۔ اس لئے ان امور کو انفرادی اور ذاتی طور پر چھوڑ دیا گیا۔ مگر اسلام نے علاوہ طوعی چندوں کے زکوٰۃ کا مخصوص طریق کار پیش کیا۔ اور حکومت پر اس کا اکٹھا کرنا اور پھر فقراء میں تقسیم کرنے کو واجب قرار دیا۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے خلاف جہاد کا علم بلند کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور ہم اس امر کو پیش کر کے تمام دنیا کو چیلنج کر سکتے ہیں۔ کہ اس مخصوص نظام کے مقابل میں اپنی کتابوں سے غرباء کی بہبودی کا کوئی مستقل نظام پیش کرو اور انعام لو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ امر کسی مذہب میں موجود نہیں۔ اس لئے کمیونزم کا حقیقی مقابلہ اسلامی تعلیم کی توضیح ۲۲

۲۲ سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ جس نے دنیا میں رب العالمین کا تصور پیش کیا۔ اور مادی اور مذہبی دنیا کو ایک لڑی میں منسلک کر دیا اور حکومت کو امانت قرار دینے کے بعد غرباء کے لئے ایک مخصوص نظام تجویز کیا۔

پس جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ اسلام کے پیش کردہ نظریات کو اپنے دلوں میں جگہ دے اور زکوٰۃ کے نظام میں حصہ لیکر اسلامی تعلیم کو برتری کا عملی نمونہ بنے۔ (نظارت بیت المال)

دعا

درخواست:۔ میرے مکرم محترم جناب چوہدری عبدالرحمن صاحب جمعدار کا صاحبزادہ چوہدری بشیر احمد صاحب نیوی کے انٹرویو میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب وہ غالباً ۲۰/۹/۴۹ کو ٹریننگ کے واسطے کسی دوسری جگہ جا رہے ہیں احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ وہ اپنے ارادے میں کامیاب اور احمدیت کے لئے مفید ثابت ہو۔ (چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوّت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق چند سوالات

از عبدالرحیم خان صاحب ابن چوہدری فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر بوریوالہ ضلع ملتان

چند روز ہوئے میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق چند سوالات شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو تحریر کئے تھے انہوں نے میرے سوالات کا جواب بذریعہ "پیغام صلح" ۱۰ اگست دیا۔ شیخ صاحب نے میرے سوالات کا قطعاً خیال نہ کرتے ہوئے اپنی طرف سے اصول باندھ کر جواب تحریر کیا ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق کچھ تحریر کردوں۔

مجھے نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جو سوالات میں نے اپنے خط میں تحریر کئے تھے۔ شیخ صاحب نے "اصولی بحث" کا عنوان باندھ کر انکا جواب دینے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی۔ میں انہی امور کو درج ذیل کرتا ہوں۔

شیخ صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ الفاظ "تمام شان سے بہت بڑھ کر"، "کلّی فضیلت" کے مفہوم کو ادا نہیں کرتے

(۱) تو میں نے اس کے متعلق ایک چھوٹا سا سوال کیا تھا کہ کیا آپ بتا سکیں گے کہ ایک نبی کی سب سے بڑی شان کونسی ہوتی ہے؟ آپ نے الفاظ "تمام شان سے بہت بڑھ کر" کے مقابلہ میں الفاظ "بہت سی باتوں میں بڑھ کر" رکھ کر بڑی فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ تو میں نے واضح کر دیا تھا کہ "بہت سی باتوں میں بڑھنا" اور بات ہے لیکن "تمام شان میں بڑھنا" معنی دیگر دارد!!

(۲) دوسرے یہ تحریر فرمائیں کہ آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہر شان میں برتری حاصل ہے یا نہیں؟

(۳) تیسرے کیا مصری صاحب یہ دکھلا سکتے ہیں کہ حضورؑ نے سنہ ۱۹۰۱ء کی اصلاح کے بعد کسی شخص کو امتی نبی قرار دیا ہو؟

(۴) "صرف نبی" کہلانے کا مستحق

مصری صاحب لکھتے ہیں کہ اسلامی اصطلاح والی نبوت کا حامل ہی "صرف نبی" کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کا جواب میری طرف سے مسیح موعودؑ کی زبانی یوں تھا کہ "اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ محدّث تو وہ قطعاً ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کا تو صاف لفظوں میں انکار موجود ہے۔ پھر سے کیا کہنا چاہیئے! خود مسیح موعودؑ ہی بتاتے ہیں کہ "مسیح موعود کی نبوت ظلّی طور پر ہے کیونکہ وہ آنحضرت کا بروز کامل ہونیکی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانیکا مستحق ہو گیا ہے" حضور علیہ السلام فرماتے ہیں "اگر ہم "نبی" نہ کہلاتے

تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے"

(بدر ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء)

شیخ صاحب! لاکھ تاویلیں کریں مگر حضورؑ کا یہ ارشاد مدّنظر رکھیں۔ فرماتے ہیں "درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے" اس لفظی نزاع کو حضور نے یوں حل فرمایا ہے" بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ مجھ کو بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا"۔ لفظ "نبوت کے مقام تک پہنچایا" قابل غور ہیں کیا اس جگہ نبی کے "نام" کا حل نہیں ہو جاتا؟

آخر آپ لفظ "نبی" سے اتنا گھبراتے کیوں ہیں آپ جانتے ہیں کہ صحیح مسلم میں بھی مسیح کا نام "نبی اللہ" رکھا گیا ہے۔ متواتر تیرہ سو برس سے حدیث میں "نبی اللہ" لکھا آرہا ہے۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا "مسیح نبی اللہ" ہم بھی کہتے ہیں "مسیح نبی اللہ" نہ ایک لفظ زیادہ نہ کم آخر کونسا گناہ کر رہے ہیں!

> ع امت احمد میں کیا عیسےٰ نبی آنا نہ تھا؟
> کیا رسول اللہ کا ارشاد محض افسانہ تھا؟

ایک اور حوالہ

"ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے" (ایک غلطی کا ازالہ) غور فرمائیں کہ محض انکار کے الفاظ سے جواب دینا کیوں صحیح نہیں تھا۔؟ آپ کی منطق کے مطابق تو اس نے جواب بالکل صحیح دیا تھا! معترض نے یہ اعتراض کیا تھا کہ انکا دعوےٰ نبی ہونے کا ہے اس نے جواب دیا۔ نہیں ایسا کوئی دعوےٰ نہیں۔ اب اگر مسیح موعودؑ کا نبوت کا دعوےٰ نہیں تو کیا وہ ایسا جواب دینے میں بالکل حق بجانب نہ تھا؟ وہ بھی تو انکار ہی کر رہا تھا۔ پھر غلطی کیسی اور غلطی کا ازالہ چہ معنی دارد؟ براہ مہربانی تحریر فرمائیں کہ مسیح موعودؑ نے رسالہ "ایک غلطی کے ازالہ" میں کس غلطی کا ازالہ فرمایا ہے؟

علاوہ ازیں حضور فرماتے ہیں ——— "خدا تعالےٰ نے اسباب کو ثابت کرنے کے لئے کہیں اسکی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو انکی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ تعجب ہے کہ ایک شخص کی روحانی قوت کا تو یہ عالم ہے کہ ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو رہی ہے۔ لیکن خود نبی نہیں!! کیا آپ اس نکتہ کو حل کریں گے؟

> ع اے ہمنشیں نہ تا وہ مجدّد تھا یا رسول؟
> دکھلاتا جو ہمیشہ رہا مرسلانہ رنگ

یہ ہیں میرے گذشتہ سوالات جن میں چند ایک کا اور اضافہ کر دیا گیا ہے ان کا جواب مصری صاحب کے ذمہ ہے۔ لیجئے اب مجھے ان کے چند ایک مطالبوں کو پورا کرنا ہے جو انہوں نے مختلف اصولی بحثوں میں کئے ہیں۔ جہاں تک ہو سکا انشاء اللہ اختصار سے کام لیا جائے گا ——

جماعت احمدیہ اور فریق لاہور دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نفس دعویٰ میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اوائل میں بھی اور بعد میں بھی حضور علیہ السلام کا نفس دعوے یہی تھا کہ مجھ پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی بکثرت نازل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں میرا نام نبی رکھا ہے۔ یہ کلام مخاطبہ الٰہیہ امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس دعوےٰ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ حقیقۃ الوحی میں جس تبدیلی عقیدہ کا بیان ہے وہ نبوت کے نفس دعویٰ میں نہیں ہوئی بلکہ محض تعریف نبوت میں تبدیلی ہوئی ہے۔ نبوت کی جو تعریف آپ نے تحریر کی ہے اس میں تبدیلی کا ثبوت میرے ذمہ ہے اور یہی آپ کا مطالبہ ہے

پہلی تعریف ۱۷ اگست سنہ ۱۸۹۹ء "انبیاء کے بحوالہ پیغام صلح ۱۷ اگست سنہ ۱۹۴۱ء زمرہ کا فرد صرف وہی شخص ہوتا ہے جو اسلامی اصطلاح میں نبی ہو یعنی یا شریعت کامل لائے یا سابقہ شریعت کے بعض احکام کو منسوخ کرے یا نبی سابق کی امت نہ کہلائے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھے"

صریح الفاظ میں تبدیلی اس تعریف کے مقابل بعد کے زمانہ میں حضور نے حسب ذیل تعریف فرمائی۔ ملاحظہ ہو!

"نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا"

کتنا بین فرق ہے اور کیسی نمایاں تبدیلی ہے ذرا دونوں عبارتوں پر غور تو کریں پہلی عبارت (تعریف) میں قرار دیا گیا ہے کہ نبی کے لئے ضروری ہے کہ اس نے براہ راست فیضان حاصل کیا ہو اور وہ کسی نبی کا امتی نہ ہو! دوسری عبارت میں تصریح موجود ہے کہ نبی ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو؟

کیا آپ کو اس سے بھی انکار ہے؟ تو ادھر چلیئے

خدا تعالیٰ کی اصطلاح مسیح موعود فرماتے ہیں "خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں" (چشمۂ معرفت)

اسلامی اصطلاح:- خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل ہو۔ زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے"

(الحکم ۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء)

فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ مندرجہ بالا امور سے صاف ظاہر ہے کہ حضور نے ۱۷ اگست سنہ ۱۸۹۹ء والی تعریف نبوت میں تبدیلی فرمائی۔ جس سے آپ کو کسی صورت میں بھی انکار کی گنجائش نہیں۔

کیا بغیر شریعت کے نبی؟ مصری صاحب کا "درحقیقت ولی ہوتا ہے" یہ فقرہ قابل غور ہے کہ "وہ بغیر شریعت کے نبی درحقیقت ولی ہوتا ہے"۔

(۱) سوال یہ ہے کہ جب بغیر شریعت کے نبی درحقیقت ولی ہوتا ہے تو پھر حدیث میں مسیح کو نبی اللہ کہنے کی ایسی کونسی ضرورت پیش آگئی تھی۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خوب سمجھتے تھے کہ بغیر شریعت کے نبی درحقیقت ولی ہوتا ہے؟ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ "درحقیقت" سے بے خبر ہی تھے؟

(۲) اگر مصری صاحب کی بات مان لی جائے تو وہ حقیقۃ الوحی کے اس حوالہ کی کیا تاویل فرمائیں گے کہ "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں ایک وہ بھی ہوا جو امتی ہے اور نبی بھی" لگے ہاتھوں اس روشنی میں ذرا حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کے مشہور و معروف حوالہ کا بھی حل فرمائیں ممنون ہوں گا۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی"۔ کیا یہ سب ولی تھے؟

(۴) کیا لغوی معنوں کی رو سے نبی غیر نبی (ولی) ہو جاتا ہے؟ حد ہو گئی جب ہم کہتے ہیں کہ چلو یوں ہی سہی لغوی معنوں سے ہی نبی کہہ لو تو کہتے ہیں وہ تو محدث یا ولی ہوتا ہے۔ اگر کہو کہ بقول مسیح موعود علیہ السلام تحدیث کے معنی اظہار غیب نہیں اور جس قدر اولیاء و اقطاب اس امت

تریاق اکسیرا:- ایک شیشی -/۸/۲ روپے مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔ فہرست مفت منگوائیں:- دواخانہ نورالدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں گذر رہے ہیں۔ ان کو کثیر حصہ اس نعمت کا نہیں دیا گیا تو جھٹ کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ تو مرتی نبی ہیں۔ ایک میں تین اور تین میں ایک۔ اللہ کی باتیں اللہ ہی جانے!!

آپ نے اس بارہ میں کتاب مواہب الرحمٰن کا حوالہ پیش کیا ہے۔ کہ اولیاء کو انبیاء کا رنگ دیا جاتا ہے۔ تو یہ درست ہے۔ ولی کو جب نبی کا رنگ دیں گے تب ہی تو وہ نبی بنے گا۔ آخر یہ سب درجے طے کر کے ہی انسان نبی کے درجہ تک پہنچتا ہے۔ اس سے نبوت کی نفی کیسے لازم آگئی۔ کیا نبی ولی نہیں ہوتا؟

سمندر میں تڑپنے کی تمنا ہے اگر تجھ کو
تو رگ رگ میں پہلے موج کی سی بے کلی پیدا

حوالہ مکمل پڑھیئے کوئی حرج نہیں لکھا ہے

"زیرا کہ قرآن حاجت شریعت را اکمال رسانیدہ است .... و از لفظ ختم نبوت مراد ما ختم کمالات نبوت است بر رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم و او از ہمہ پیغمبران افضل است و اعتقاد میداریم کہ بعد از او ہیچ پیغمبرے نیست مگر آنکہ از امت او باشد و از روحانیت او فیض یافتہ باشد"

افسوس تو یہ ہے کہ خوب سمجھتے ہوئے کہ "مگر" کا کیا خاصہ ہے۔ پھر نفی نبوت نکال رہے ہیں مولانا! آخر ایسا کیوں ہے؟ ذرا فقرے پر تو غور کیجئے!

حقیقی اور مجازی نبی

جہاں تک میں سمجھا ہوں یہ ہے کہ آپ کے نزدیک مجازی نبی گویا نبی نہیں ہوتا یہی ہے نا آپ کا مقصد یا کچھ اور۔ بہتر یں حالات ذرا مندرجہ ذیل امور کو حل کر دیجئے!

(۱) "یہ عاجز مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کی قرآن اور حدیث میں خبر دی گئی ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۱)

فرمائیے کیا آپ مسیح موعود بھی نہیں؟

(۲) "حقیقی طور پر بجز خدا تعالیٰ کے کوئی نیک نہیں" (براہین صفحہ ۲۵۱)

کیوں صاحب! کیا سب نبیوں اور رسولوں کے نیک ہونے سے انکار کر دو گے؟

اگر اس جگہ آپ یہ معنے کرنے کے لئے تیار ہیں تو کہدیں۔ کہ حقیقی نبی کے انکار سے نبی ہونے سے ہی انکار لازم آتا ہے۔

ظلی یا بروزی نبی

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ظلی یا بروزی نبی نبی نہیں ہوتا۔ بلکہ ولی ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود کیا فرماتے ہیں سنیئے"

"آنحضرت کی مکی زندگی حضرت عیسیٰ سے مشابہت رکھتی ہے اور مدنی زندگی حضرت موسیٰ سے مشابہ ہے چونکہ تکمیل ہدایت کے لئے آپ نے دو بروزوں میں ظہور فرمایا ایک بروز موسوی اور دوسرے بروز عیسوی"

مکرمی ذرا سوچیئے۔ آنحضرت بروز موسوی تھے۔ کیا آپ نبی نہ تھے؟ اور بروز موسیٰ ہونے کے باعث آپ کی نبوت سلب ہو گئی۔ ہرگز نہیں۔ معلوم ہوا کہ

ع ہر سخنے معنی و ہر نکتہ مقامے دارد

انبیاء کے طور پر حیثیت ہوئی اُن پر تمام اُن کے جو حملے ہیں اُن میں سب نبی ہیں حصہ دار

آخر میں مجھے مصری صاحب سے اس امر کی تصدیق کرنا ہے کہ کیا خواجہ غلام الثقلین صاحب پانی پتی کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب نے یہ فقرہ لکھا تھا کہ مرزا صاحب مدعی نبوت نہیں۔ آپ ان کا مقابلہ کسی مدعی نبوت سے کریں مثلاً عیسیٰؑ یا موسیٰؑ"۔

مصری صاحب کا اگرچہ اس سے کچھ تعلق نہیں۔ لیکن میری واقفیت میں ضرور اضافہ ہو جائیگا اگر اس کے متعلق کچھ معلوم ہو تو تحریر فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

خدام الاحمدیہ کیلئے تبلیغی پروگرام

(۱) ہر خادم تبلیغ کے لئے کچھ نہ کچھ وقت دے اور پھر تبلیغ کے لئے مداومت کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن رات کی پیہم تبلیغ نے ۲۳ سال میں سارے عرب کو نہ صرف انسانوں بلکہ مہذب انسانوں نہ صرف مہذب انسانوں بلکہ باخدا انسانوں سے بھر دیا۔ یہ صرف اور صرف مسلسل تبلیغ کی ہی برکت تھی۔

(۲) خدام جب تبلیغ کریں تو ہر سوال کا جواب دیں۔ کوئی سوال بغیر جواب کے نہیں رہنا چاہیئے۔ وہ تمام اعتراضات جو تبلیغ کے دوران میں کئے جائیں وہ اپنی مجلس کے سیکرٹری تبلیغ کو لکھوا دیئے جائیں اور پھر سیکرٹری صاحبان تبلیغ ان اعتراضات کو ایک رجسٹر پر درج کریں۔ اور ہر تین ماہ کے بعد وہ اعتراضات مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔ اگر جوابات فوری درکار ہوں۔ تو اعتراضات جلدی بھجوا دیئے جائیں۔

۳۔ مرکز ان اعتراضات کے جواب شائع کرے گا۔ اس طرح ہزاروں ہزار آدمیوں کے سوال کے جواب شائع ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا پروگرام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت بنایا گیا ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ اس کے مطابق تبلیغ کریں تو ایک بہت جلد انقلاب برپا کر سکتے ہیں:-

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مقروضین و ضامن صاحبان کیلئے

ایسے احباب جن کی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آڑے وقت میں امداد کی۔ اور قرضہ حسنہ دے کر ان کی تعلیمی ضروریات پوری کرتے ہوئے اُن کے مستقبل کو خود مختار بنا دیا۔ اور انہیں برسر روزگار کرتے ہوئے دوسروں کی محتاجی سے بچایا۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد دی۔ اُن کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جس سپرٹ میں انہوں نے اپنی اشد ضرورت کے وقت قرضہ حاصل کیا تھا۔ اور ادائیگی کا وعدہ کیا تھا۔ اسی سپرٹ اور احساس وعدے کے مطابق اس کی واپسی کا بھی انتظام کریں۔

افسوس ہے کہ بعض دوست لفافے وعدہ کی یاددہانی پر توجہ دلانے پر بُرا مناتے اور سخت سست الفاظ استعمال کرنے سے بھی نہیں چوکتے حالانکہ انہیں سلسلے کا شکر گذار ہوتے ہوئے اور اپنے مشکل ترین اوقات میں حاصل کئے ہوئے قرضہ کی ادائیگی سے بصد خوشی سبکدوش ہونا چاہیئے۔

اسی طرح ضامن احباب جنہیں اصل مقروضین کی طرف سے جواب نہ آنے پر یا اُن کے عدم پتہ ہونے کے باعث مجبوراً توجہ دلائی جاتی ہے۔ ان سے بھی بڑھ کر بیزاری دکھلاتے اور اپنی کوئی ذمہ داری نہ سمجھتے ہوئے نادرا الفاظ میں تلخ جواب دیتے ہیں۔ حالانکہ اُن کی ذمہ داری مقروضین سے کسی طرح کم نہیں ہوتی۔ اور وہ قانوناً و اخلاقاً ادائیگی کے لئے ایسے ہی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اصل مقروضین۔

پس اُمید ہے کہ مقروضین اور اُن کے ضامن صاحبان پوری طرح توجہ فرما کر قرضوں یا رقوم ضمانت کی ادائیگی کا انتظام فرمائیں گے۔ تاکہ دیگر غریب ضرورت مند دوستوں کے کام آکر ان کی خیر و بہبودی کا بھی باعث ہو۔ اور سلسلہ عالیہ کی مضبوطی کا موجب ہو۔

اس ضمن میں بھی نظارت ان صاحبان کا تہ دل سے شکر گذار اور دعاگو ہے جنہوں نے عام یاددہانی پر اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے توجہ فرما کر اپنا حساب فی الفور بے باق کر دیا یا بااحتیاط باقاعدگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

(نظارت بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے!

مکرمی خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں:- (نظارت بیت المال)

اعلان نکاح

آج ۱۵۔۸۔۴۹ کو میری لڑکی مسماۃ خدیجہ بیگم کا نکاح شیخ شریف احمد ولد ناصر الدین صاحب کے ساتھ چار صد روپیہ حق مہر پر مولانا عبد الرحمٰن صاحب بی اے نومسلم نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ طرفین کے لئے بابرکت و کامیاب ہو آمین

(خاکسار رحمت اللہ احمدی مہاجر بھلوال ضلع سرگودھا)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

بے نظیر کارنامے

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں:-

انگریزی میں کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ضابطہ دیوانی)

باجلاس جناب شیخ محمد اکبر صاحب بی۔ اے (آنرز) ایل ایل بی۔ پی سی۔ ایس سینئر سب جج بہادر ضلع شیخوپورہ

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۷۱ بابت سال ۱۹۴۹ء

دی نیشنل بنک آف لاہور لمیٹڈ پرنسپل آفس پاکستان بمقام نیشنل ہاؤس دی مال لاہور

بنام

(۱) لاجپت رائے خاندان مشترکہ فرم مندر کا سنگھ ہرنام سنگھ سوداگران شیخوپورہ (۲) ہرنام سنگھ کرتا فرم مدعا علیہ نمبر ۱ (۳) سرجیت سنگھ حصہ دار فرم مدعا علیہ نمبر ۱ (۴) گیان سنگھ پسر گوپال داس ساکن منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ ۱۔ ۳

دعویٰ دلایانے مبلغ ۷/۸ ۵۶

ہرگاہ مدعا علیہم مذکورہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں معمولی طریق سے ان پر تعمیل سمن ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم مذکورہ بالا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ مورخہ ۱۲۔۱۰۔۴۹ حاضر عدالت ہذا آکر اصالتاً و وکالتاً یا مختار تابیروی یا جواب دہی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۲۰۔۸۔۴۹ کو بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

حب مسان: سوکھے کا مجرب علاج۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ:- میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز: گوجرانوالہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان اور مشرق وسطیٰ کی اقتصادی ترقی

کراچی ۲۶ اگست۔ پاکستان مشرق وسطیٰ کے اسلامی ملکوں کی اقتصادی ترقی سے دلچسپی ظاہر کر رہا ہے۔ اس کی اہمیت پر ٹائمز لنڈن نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۰ اگست کے اداریہ میں زور دیا ہے۔ ٹائمز نے لکھا ہے پاکستان مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے درمیان باہمی اشتراک عمل پیدا کرنا چاہتا ہے تاکہ اس سارے علاقہ کو عمرانی ترقی حاصل ہو۔ نومبر میں کراچی میں اسلامی ممالک کی اقتصادی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔

اس میں آٹھ ملکوں کے کارخانہ دار اور عملی کام کرنے والے انجینئر شرکت کریں گے اور حکومتوں کے نمائندوں کو مبصروں کی حیثیت حاصل ہو گی۔

کانفرنس مسٹر غلام محمد وزیر مالیات پاکستان نے طلب کی ہے اور اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے ایک ایسا ادارہ قائم ہو جائے۔ جسے مغربی طاقتوں نیز اسلامی ممالک کا اعتماد حاصل ہو۔

غذائی و زراعتی کانفرنس کی چار ذیلی کمیٹیاں

کراچی ۲۶ اگست۔ غذائی و زراعتی کانفرنس نے جس کا افتتاح کل آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ نے کیا تھا۔ پہلے دن کے جلسے میں چار ذیلی کمیٹیاں [illegible] کیں۔ پہلی ذیلی کمیٹی ان امور کے متعلق اسکیموں پر غور کرے گی۔ زمین کا تحفظ۔ مصنوعی کھاد کے متعلق مرکزی حکومت کی پالیسی اور صوبوں اور ریاستوں کو ٹریکٹر اور زراعتی سامان عاریتاً دینے کے لئے مرکزی حکومت کے ادارہ کا قیام دوسری ذیلی کمیٹی حسب ذیل مسائل طے کرے گی۔ ترکاریوں کے بیج پیدا کرنا۔ پاکستان میں تجارت گنے کی صنعت کی وسیع ترقی۔ خوردنی تیلوں۔ تیلوں اور کھلی کی صنعت تجارت کا جائزہ۔ تیسری کمیٹی بحری ماہی گیری کے مسائل پر غور کرے گی۔ اور چوتھی کمیٹی باغات کے تحفظ و توسیع نیز پھلوں کی صنعت کی تنظیم کا مطالعہ کرے گی۔

غذائی و زراعتی کانفرنس کا آئندہ جلسہ ۲۷ اگست کو سہ پہر کے وقت منعقد ہوگا۔ جس میں ان چار ذیلی کمیٹیوں کی تیار کردہ رپورٹوں پر غور کیا جائے گا۔ شام کو مندوبین نے ٹریکٹروں اور دوسرے زراعتی آلات کے کام کا معائنہ کیا۔

پاکستان دستور ساز اسمبلی کی ذیلی کمیٹی

کراچی ۲۶ اگست۔ وفاقی اور صوبائی دستوروں اور اختیارات کی تقسیم کی ذیلی کمیٹی کا ایک جلسہ ۱۲ ستمبر کو ۱۱ بجے صبح اسمبلی بلڈنگ کراچی کے کمیٹی روم (پہلی منزل) میں منعقد ہوگا۔ توقع ہے کہ اس ذیلی کمیٹی کا اجلاس آٹھ روز تک جاری رہے گا۔

ملایا میں ۲۳ اشخاص نے اسلام قبول کر لیا!

سنگاپور ۲۶ اگست۔ ایسے وقت میں جبکہ کمیونسٹ چین پر قبضہ کرتے چلے آ رہے ہیں اور ان کی پیشقدمی کے اثرات تمام مشرق بعید میں محسوس کئے جا رہے ہیں۔ ملایا کے کادیہ کے سلطان کے [illegible] ۷ چینی باشندوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ ۷ چینی ان ۲۳ [illegible] والے اشخاص میں شامل ہیں جو ملایا کے باشندے نہیں ہیں۔ [illegible] انہوں نے اس سال اسلام قبول کیا ہے۔ دیگر لوگوں میں ۱۳ ہندو۔ ایک سکھ اور ۲ یوریشین باشندے ہیں۔ ایک نوجوان سبزی فروش چینی نے اپنا نام کمی من ہو سے عبد الرحیم رکھ لیا ہے۔ ملایا کی مختلف ریاستوں میں مذہب کے متعلق اعداد شمار رکھنے کے مختلف طریقوں کے باعث مذہب تبدیل کرنے والوں کی کل تعداد معلوم کرنا آسان نہیں ہے۔ لیکن ملایا کے مذہبی لیڈروں کا کہنا ہے کہ لوگ آہستہ آہستہ مشرقی مذاہب تبدیل کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

یونانی فوج نے باغی فوجوں کا صفایا کر دیا

لنڈن ۲۶ اگست۔ ایتھنز سے آنے والی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ البانیہ کی سرحد کے ساتھ باغیوں کے استحکامات کے خلاف یونانی فوج کی پیش قدمی جاری ہے۔ جنرل سٹاف کا بیان ہے کہ گراموس کی پہاڑیوں میں باغیوں کو شکست دینے کے بعد شمال کی طرف کوہ ولسی کے علاقہ میں یونانی فوج نے مضبوط باغی فوجوں کا صفایا کر دیا ہے۔ صرف وہی باغی بچے ہیں جو البانیہ کو بھاگ گئے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ باغیوں کی ایک تہائی سے زیادہ تعداد البانیہ جا چکی ہے۔ انہیں البانوی توپوں کی گولہ باری نے سرحد پار کرنے میں مدد دی۔ تمام اطلاعات سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے البانیہ نے باغیوں کو جو امداد دی وہی بھاگتے ہوئے باغیوں کے مکمل قلع قمع اور یونانی فوج کی مکمل فتح کے راستے میں حائل ہوئی۔

اس سال کے شروع میں پیلوپونیس اور وسطی یونان میں فوجی اقدامات سے باغیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔

گراموس اور ولسی کے علاقوں میں موجودہ اقدام سے مستحکم اور بلند پہاڑی مورچے باغیوں کے ہاتھ سے چھن گئے ہیں۔ ان کا جانی نقصان بھی ہوا اور بہت سا فوجی سامان بھی پیچھے چھوڑ گئے۔

اب یونانی فوج سوچ رہی ہے کہ جو باغی البانیہ کو بھاگ گئے ہیں ان کی واپسی کو کسی طرح روکا جائے کیونکہ وہ اس سے پہلے بھی البانیہ سے تازہ دم ہو کر واپس آتے اور حملہ کرتے رہے ہیں۔ لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے کہ اگر ان کی روک تھام ہو سکے تو یونان کی خانہ جنگی کا خاتمہ نزدیک ہے۔

انڈین نیشنل کانگرس ایک کروڑ ممبر بھرتی کرے گی

نئی دہلی ۲۶ اگست۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آرگنائزنگ سیکرٹری مسٹر ایل کوشک کے مطابق نیشنل کانگرس اس سال ایک کروڑ ابتدائی رکن بنائے گی۔ ان صوبائی کانگرس کمیٹیوں کے لئے جنہوں نے اس کی درخواست کی تھی کانگرس کی رکنیت کی آخری تاریخ بجائے ۳۱ اگست کے بڑھا کر ۳۱ اکتوبر کر دی گئی ہے۔ مسٹر کوشک نے بتایا کہ ہر اس شخص کو اختیار دیا گیا ہے جو کانگرس کے اصولوں کو مانتا ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے فارم پر رکن بنا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کو یہ فارم صوبائی کانگرس کمیٹی سے نہ مل سکیں۔ داخلہ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ چار آنے والی کانگرسی رکنیت ۱۹۳۷ء میں ۶ لاکھ سے زیادہ تھی۔ ۱۹۳۸ء میں یہ ۴۴ لاکھ کو پہنچ گئی جبکہ صوبوں میں کانگرس نے وزارتیں بنائی تھیں۔ ۱۹۴۵-۴۶ء میں اراکین کی تعداد ۵۵ لاکھ تھی۔ پھر اس کے بعد رکن بنانے کا کام نہیں کیا گیا۔ (اسٹار)

بی بی سی کی نشریات پر پابندی

جنوبی افریقہ میں احتجاج

کیپ ٹاؤن ۲۶ اگست۔ جنوبی افریقہ کی براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے بی بی سی کی نشریات پر پابندی لگا دی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس پابندی کی وجہ تمام یونین میں ناراضگی اور احتجاج کئے جا رہے ہیں۔

پریٹوریا میں تقریر کرتے ہوئے جنرل سمٹس نے کہا کہ بی بی سی کو صحیح خبریں بیان کرنے میں عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس پابندی سے شکوک پیدا ہو جائیں گے۔ اور یہ معلوم ہوگا کہ اس کی پشت پر قبیح ارادے کام کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

معاہدہ اوقیانوس اور عالمگیر امن

لنڈن ۲۶ اگست۔ اتحادی اقوام کی مجلس میں جو ناخوشگوار صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس کی ذمہ داری روس پر ہے روس کا طرز عمل یہ ہے کہ اقوام عالم کے اندر عدم اعتماد پیدا کیا جائے۔ اس پالیسی پر روس مختلف طریقوں سے عمل کر رہا ہے۔ اس نے اپنے سابق اتحادیوں یعنی امریکہ۔ فرانس اور برطانیہ کو برلن سے بے دخل کرنے کے لئے م

۴ معاہدہ پوٹسڈم کی خلاف ورزی کی۔ اس نے یونان میں مداخلت کرنے کی ایک مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس نے ترکی میں بھی اعصابی جنگ کا آغاز کر رکھا ہے۔ روس نے امریکہ اور مغربی جمہوریتوں کے خلاف پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے۔ اس سے اس کے خوفناک ارادوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر برطانیہ ۴م

۴م۔ امریکہ اور دوسرے امن پسند ممالک مجبور ہو گئے تھے کہ وہ ان ملکوں کے درمیان قریبی رابطہ پیدا کرنے کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کریں جو امن عالم کی خاطر تعاون کرنے پر رضامند تھے۔ چنانچہ اس ضمن میں سب سے پہلا ضابطہ مغربی یورپ کی یونین۔ برطانیہ۔ فرانس۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور لکسمبرگ ہے۔ جو مارچ ۱۹۴۸ء میں معاہدہ برسلز کی رو سے قیام میں لائی گئی۔ اس اہم قدم کے بعد دوسرا قدم اپریل ۱۹۴۹ء میں اٹھایا گیا۔ جبکہ شمالی اوقیانوسی معاہدے کے ذریعہ مغربی یورپ کی طاقتوں کا رابطہ کینیڈا۔ ڈنمارک۔ آئس لینڈ۔ اٹلی۔ ناروے۔ پرتگال اور امریکہ سے قائم ہو گیا۔

آسٹریلیا میں کمیونسٹوں کے خلاف مہم

سڈنی ۲۶ اگست۔ آسٹریلیا میں کمیونسٹوں کے خلاف مہم شروع کر دی گئی ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر افواج مسٹر چیمبر نے حکم دیا ہے کہ تمام فوجوں میں تحقیقات کی جائے کہ کمیونسٹ کس حد تک فوجوں پر اثر انداز ہوئے ہیں۔ یہ اقدام وکٹوریہ کی ریاست کے شاہی کمیشن کے سامنے اس شہادت کے بعد عمل میں لایا گیا ہے، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ کمیونسٹوں کے ایجنٹ فوج کے خفیہ کام کا سراغ لگانے میں مصروف ہیں۔ لاکٹ کے فلانے میں جو مزدور کام کر رہے ہیں ان کی نگرانی کے بھی احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ہر شہر میں ایک ایک غیر جانبدار فریڈم لیگ قائم ہوئی ہے۔ اس کی شاخیں دیگر شہروں میں بھی قائم کی جا رہی ہیں یہ جماعت عوام کے اس مطالبے پر قائم ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کمیونسٹوں سے قانونی طریقوں پر جنگ کی جائے۔ (اسٹار)

اسرائیل کی حکومت بحیرہ مردار کی کیمیاوی پیداوار پر قبضہ کر لے گی

تل ابیب ۲۶ اگست۔ یہاں اس رپورٹ سے معلوم ہوا ہے جو ایک وزارتی کمیٹی نے حکومت کو پیش کی ہے کہ حکومت اسرائیل بحیرہ مردار کی کیمیاوی پیداوار کو اپنے کنٹرول میں کر لے گی۔ پوٹاش کی [illegible] کی ملکیت برطانیہ کی ہے۔ فوج نے پچھلے اتوار کے دن بحیرہ مردار کے جنوبی ساحل پر سوڈم کے مقام پر کمپنی کو ۱۰ لاکھ پونڈ کی ملکیت کی مشینری واپس دی ہے کمیٹی نے کمپنی کے نظم و نسق پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ کمپنی کو مردار کی کیمیاوی پیداوار کے متعلق جو رعایات ۱۹۳۰ء میں دی گئی تھیں ان کا اچھی طرح فائدہ اٹھانے میں کوتاہی برتی گئی ہے۔

رپورٹ میں ایک نئی کمپنی کے بنانے کی سفارش کی گئی ہے یہ کمپنی حکومت کی نگرانی میں بنائی جا رہی ہے

.... یہ کمپنی

ان رعایات کو حاصل کرے گی۔ کمیٹی کے ۸ میں سے ۵ ممبران نے سفارش کی ہے کہ کمپنی کو دی ملکیت بنا لیا جائے۔ رعایات ۱۹۹۸ء میں ختم ہو جائیں گی (اسٹار)